سوال

(21) حائضہ عورت کا قرآن پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے؟ ہم ایک مدرسہ میں قرآن مجید حفظ کرتی ہیں۔ بعض اہل علم کے بارہ میں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ جائز کہتے ہیں اور بعض اس سے روکتے ہیں۔ ہمیں صرف قرآن وسنت سے اس مسئلہ کی وضاحت درکار ہے۔ (بعض طلبات، فیصل آباد۔ م۔ ن، بہاولپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل علم کی اس میں آراء مختلف ہیں۔ امام بخاری، ابن جریر طبری، ابن المنذر، امام مالک، امام شافعی، ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ ان سب کے نزدیک حائضہ عورت کا قرآن کی تلاوت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ راجح بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ قرآن وسنت میں کوئی صریح اور صحیح دلیل موجود نہیں جس میں حیض والی عورتوں کو قرآن مجید کی تلاوت سے روکا گیا ہو اور یہ ظاہر ہے کہ عورتیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حائضہ ہوتی تھیں۔ اگر قرآن مجید کی تلاوت ان کیلئے حرام ہوتی تو اللہ کے رسول انہیں قرآن مجید کی تلاوت سے روک دیتے جس طرح کہ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے روک دیا تھا اور جب حیض کی کثرت کے باوجود کسی صحابی رسول نے یا اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہ میں سے کسی نے بھی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت نقل نہیں کی تو معلوم ہوا کہ جائز ہے۔ اب اس چیز کا علم ہونے کے باوجود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت بالکل منقول نہیں اس کو حرام کہنا درست نہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ اس بارے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جو حدیث مروی ہے کہ:

((لاتقرأ ولا الجنب شیئا من القرآن)) (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے۔ جب یہ شخص حجازیوں سے کوئی روایت بیان کرے تو وہ قابل اعتماد نہیں ہوتی اور یہ روایت حجازیوں سے ہے اور دوسری جابر بن عبداللہ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لایقرأ الحائض ولا النفساء من القرآن شیئا)) (دار قطنی)

یہ حدیث بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ اس کی سند میں محمد بن افضل ہے۔ جسے محدثین نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ یہ احادیث گھڑنے کا بھی اس پر الزام ہے۔

یہی حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ ابن عبی انیسہ ہے اور یہ کذاب ہے۔

امام شوکانی رحمتہ اللہ علیہ ان دونوں احادیث کے بارے میں لکھتے ہیں :

"لا یصلحان الاِحتجاج بہما علی ذلک فلا یصار الی القول بالتحریم الا بدلیل " (نیل الأوطار 1/446)

ان دونوں کے حدیثوں کو حائضہ عورت کیلیئے قرآن مجید کی تلاوت کی ممانعت کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا اور بغیر دلیل کے اسے حرام نہیں کہا جا سکتا۔
باقی مفتی اعظم شیخ ابنِ باز نے کہا ہے کہ ایسی عورت قرآن کو چھو نہیں سکتی۔ منہ زبانی پڑھ سکتی ہے لیکن مجھے اس کی کوئی دلیل نہیں ملی۔

((لایمس القرآن الاطاہرا))

کہ قرآن کو طہارکے سواء کوئی نہ چھوئے، سے اسے پر استدلال درست نہیں ہے کیونکہ الاطاہر کا معنی بخاری شریف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث متعین کرتی ہے۔ کہ اس کا معنی ہے مومن کے سواء قرآن کو کوئی نہ چھوئے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ